بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اشارات

اس اشاعت سے "ترجمان القرآن" کی زندگی کا چھٹا سال شروع ہو رہا ہے۔ پچھلے سال کے آغاز میں جو دعا میں نے اپنے مالک سے مانگی تھی، اُس وقت ذہن میں اس امر کا تصور بھی نہ تھا کہ سال پورا ہونے سے پہلے ہی ایک ٹوٹی ہوئی کشتی کو سمندر کی طوفانی موجوں کے مقابلے میں لے جانے کا حوصلہ فرسا کام میرے سپرد کر دیا جائیگا۔ اُس وقت محض ایک دھندلا سا خیال تھا کہ شائد مستقبل قریب میں ایسی کوئی صورت پیش آجائے، اسلیے میں نے تمنا کی تھی کہ اگر میرا آقا ایسا کوئی بوجھ میرے کندھوں پر رکھنے والا ہے تو اس کو سنبھالنے کی طاقت بھی عطا کرے۔ مجاہد کا سا ایمان دے۔ ایسی روح دے جو شکست کھانے اور سپر رکھ دینے کا تصور ہی نہ کر سکتی ہو۔ ایسی عزیمت دے جو مادّی سہاروں سے قطعاً مستغنی ہو اور تمام سہاروں کے چھوٹ جانے پر بھی نہ ٹوٹے۔ ایسا ارادہ دے جسے کوئی طاقت اپنے مقصد کے راستے سے نہ ہٹا سکے۔

آج جب اپنے حال پر غور کرتا ہوں، تو پھر ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اور بھی زیادہ لجاجت و الحاح کیساتھ اُسی دعا کا اعادہ کروں۔ اب فی الواقع وہ صورت پیش آچکی ہے۔ ساحل

کے سکون و عافیت سے نکال کر سمندر کے منجدھار میں پھینک دیا گیا ہوں، وہی خواب تصور والی ٹوٹی ہوئی کشتی میرے حوالہ کی گئی ہے جس کا تختہ تختہ الگ، اور جسکے بادبان تار تار ہیں، سب سے بڑا مادّی سہارا جس سے مدد کی توقع تھی، اقبال کا سہارا تھا، سو وہ بھی یہاں قدم رکھتے ہی چھین لیا گیا (رحمۃ اللہ وطاب ثراہ)، خود اپنی طاقت کو دیکھتا ہوں تو وہ بمنزلہ صفر ہے، دو چار ساتھی جو ملے ہیں، ان کو دیکھتا ہوں تو وہ مجھ سے بھی زیادہ خستہ و درماندہ ہیں، اور دوسری طرف وہ حال نظر آتا ہے جسکو دیکھ کر سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے عرض کیا تھا کہ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ - اب سوائے خدا کے اور کوئی سہارا نہیں، سب مادّی سہارے جھوٹے اور ناقابلِ اعتماد ہیں، وہی اصلی اور حقیقی سہارا ہے، وہی طاقت کا منبع ہے، وہی اسباب کا مالک اور مسبب ہے، اور وہی حامی و ناصر ہے، عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ -

---

زندگی ایک ناقابلِ تقسیم وحدت ہے۔ اسکو ایسے الگ الگ خانوں میں نہیں بانٹا جاسکتا جنکے درمیان کوئی ربط اور کوئی تعامل نہ ہو ـــــ یہ ایک حقیقت تھی جس کو الٰہی شریعت کے پیغامبروں نے قدیم ترین زمانے سے انسان کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی، اور ساتھ ساتھ یہ بھی اس کو سمجھایا کہ اس ناقابلِ تقسیم وحدت کو گمراہی سے بچانے اور حقیقی ترقی کی راہ پر چلانے کیلیے ایک ایسی ہمہ گیر قوت ضابطہ کی ضرورت ہے جو محض انسان کے اپنے ناقص علم اور اسکی خواہشات نفس پر مبنی نہ ہو بلکہ ہدایتِ ربانی اور قانونِ شرعی پر مبنی ہو۔

انسان صدیوں تک اس حقیقت کو جھٹلاتا رہا۔ زندگی کی وحدت کسی طرح اس کی